وصایا شریف

حضرت مولانا

حسنین رضا خاں قادری علیہ الرحمۃ

اعلیحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پروگریسو بکس

امام احمد رضا قادری

علیہ الرحمۃ کے

وصایا شریف

مرتب

حضرت مولانا

حسنین رضا خاں قادری علیہ الرحمۃ

پروگریسو بکس ۴۰ بی اردو بازار لاہور

نام کتاب ــــــ وصایا شریف

مرتب ــــــ حضرت مولانا حسنین رضا خاں علیہ الرحمۃ

ناشر ــــــ پروگریسو بکس لاہور

پرنٹرز ــــــ گنج شکر لاہور

اشاعت ــــــ بار اول ذیقعدہ ۱۴۱۶ھ

اپریل ۱۹۹۶ء

قیمت ــــــ روپے

پروگریسو بکس ۴۰ اردو بازار لاہور

دستِ حق پرست پر بیعتیں کیں استاد بنایا کمال عزت و احترام کیے انہیں مجدد مائتہ حاضرہ امام اہلسنت کے مبارک خطابوں سے مخاطب کیا وہ حضور پر نور اعلیٰ حضرت ہی ہیں۔ علوم و فنون درسیہ تو ان کی آبائی میراث تھے۔ بکثرت علوم غریبہ غیر مروجہ میں جن کا احیا خداوند عالم نے حضور پر نور کے دست اقدس سے کرایا مثلاً تکسیر، توقیت، لوگارثم، جبر و مقابلہ، اعظم جفر وغیرہ محرم ۱۳۲۷ھ میں ایک فہرست تصانیف مرتب ہوئی جس کا تاریخی نام المجمل المعدد لتالیفات المجدد ہے اس وقت تک اعلیٰ حضرت قبلہ کی تصانیف ۱۳۲۷ھ کا عدد تین سو پچاس تھا اس کے بعد سے آخری وقت تک تصانیف کا سلسلہ علی الاتصال جاری رہا ہے وہ علیحدہ ہے۔ میں اندازہ کرتا ہوں کہ اب اگر کوئی فہرست مرتب ہو تو اتنی ہی تصنیفات اور ملیں گی۔ فتاویٰ رضویہ جس کی بارہ ۱۲ جلدیں ہیں وہ تمام کتابوں میں زیادہ ضخیم ہے۔ اگر تمام تصنیفات کو جمع کر کے عمر شریف پر تقسیم کیا جائے تو یقیناً حضور پر نور ان چند علماء اسلام میں شمار ہوں گے جن کی عمر کے ہر دن میں کئی جز تصنیف کا حساب پڑتا ہے۔ زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا ہے کہ اعلحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اتباع سنت کو دیکھ کر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا لطف آگیا یعنی اعلحضرت قبلہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زہد و تقویٰ کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم ہیں۔ علوم میں وہ پایہ پایا اجلۂ علماء فرماتے تھے کہ گذشتہ دو صدی کے اندر کوئی ایسا جامع عالم نظر نہیں آتا۔ غرضیکہ چون (۵۴) برس تک علوم کا سمندر موجیں لیتا رہا اور ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو جمعہ کے دن ۲ بج کر ۳۷ منٹ پر عین اذان جمعہ میں اُدھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح سنا اِدھر

رُوح پُرفتوح نے داعی اللہ کو لبیک کہا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ راجعون ؕ

حضور پرنور اعلیٰ حضرت نے اپنی ولادت و وفات کی تاریخیں قرآن کریم سے خود استخراج فرمائی ہیں وہ درج ذیل کیجاتی ہیں:

تاریخ ولادت: اُولٰئِکَ کَتَبَ فِی قُلُوبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوحٍ مِّنْہُ۔

۱۲ ھ ۷۲

تاریخ وفات جو وصال سے چار ماہ بائیس روز قبل تحریر فرمائی:

وَیُطَافُ عَلَیْھِمْ بِاٰنِیَۃٍ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّاَکْوَابٍ ط

۱۳ ھ ۳۹

سے رہے بس ان کے اتباع میں لگ جاؤ۔ [1]

خط کشیدہ الفاظ کو بار بار پڑھیے یہاں تو صراحت کے ساتھ لکھا ہوا ہے کہ "حضرت گنگوہی و حضرت نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا اس کو مضبوطی سے تھام لو" ——— اپنی آنکھوں کا شہتیر نظر نہیں آتا اور دوسرے کی آنکھوں میں تنکا تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ [2]

تم بھلا پیچ نکالو گے مری قسمت کے
اپنی زلفوں کے تو بل تم سے نکالے نہ گئے

۲

وصایا کے اندر امام احمد رضا قدس سرہٗ کے مختصر حالات میں ہے "زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اتباعِ سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت کا لطف آگیا۔ یعنی اعلیٰ حضرت قبلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے زہد و تقویٰ کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم ہیں۔"

اس عبارت میں تحریف کر کے وہابی کاتب نے "لطف آگیا" کی جگہ "شوق کم ہو گیا" بنا دیا۔ اس تحریف پر آگاہی کے بعد مرتب وصایا کی طرف سے صفائی و رجوع کے باوجود ابھی تک ہنگامہ مچایا جا رہا ہے (اور تحریف و الحاق تو وہابیت کے خمیر ہی میں داخل ہے۔ جیسا کہ شمارہ جولائی ۸۹ء کے اداریہ کے ذریعہ قارئین حجاز اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں)

قہر خداوندی مطبوعہ بمبئی ۱۳۵۵ھ ص۶ پر ہے:-

حضرت مولانا حسنین رضا خاں صاحب (مرتب وصایا) سے دریافت کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس مضمون کا عنوان بیان غلط ثابت ہو گیا ہے جس کی

---

[1] ص ۱۲۶ صحبت با اولیاء مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ۔ بار اوّل (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

وجہ یہ ہے کہ کاتب ایک وہابی تھا اس کی وہابیت ظاہر ہونے پر اس کو نکال دیا گیا۔ اور اہم کاموں میں میری مصروفیت و مشغولیت کے سبب یہ رسالہ بغیر تصحیح کے شائع ہو گیا۔ اصل عبارت یہ تھی (وہی جو ابتداء میں درج کی گئی) اس عبارت کو اس وہابی کاتب نے تحریف کر کے لکھ ڈالا۔ مگر چونکہ میری غفلت و بے توجہی اس میں شامل ہے اس لیے میں مخالفوں کا احسان مانتے ہوئے کہ انہوں نے اس عبارت پر مجھے مطلع کر دیا (عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد) اپنی غفلت سے توبہ کرتا ہوں اور سُنّی مسلمانوں کو اعلان کرتا ہوں کہ وصایا شریف کے صفحہ ۲۴ میں اس عبارت کو کاٹ کر عبارت مذکورۂ بالا لکھیں۔ طبع آئندہ میں انشاء اللہ اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

یہ ہے علماء اہلسنّت کا اخلاص اور خوفِ خدا کہ ذرا سی غفلت سے بھی توبہ شائع کر رہے ہیں۔ مخالفین کو تو اس سے عبرت حاصل کرتے ہوئے خدا اور رسول کی بارگاہوں میں کی ہوئی اہانتوں سے توبہ شائع کرنی چاہیے تھی مگر انہوں نے اسے عار سمجھ کر نار کو ترجیح دی ــــــــ اور اہل سنّت کے خلاف ان کی صفائی اور رجوع کے بعد بھی واویلا مچاتے ہوئے شرم نہیں کرتے

کتابت میں غلطی یا دیدہ و دانستہ تحریف کوئی نادر چیز نہیں صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ کی تفسیر خزائن العرفان کو کنزالایمان کے ساتھ تاج کمپنی لاہور نے شائع کیا تو اس میں چوبیس جگہ وہابی کاتب نے تحریف کی ــــــــ بہارِ شریعت از صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب اعظمی قدس سرہٗ مطبوعہ اشاعت الاسلام دہلی میں تو کتابت کی بے شمار غلطیاں نظر آتی ہیں۔

دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن ــــــــ کی ایضاح الادلہ مطبوعہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء مجلس معارف مرکیسی سورت۔ گجرات ؛

رحیمیہ دیوبند کے صفحہ ۹۳ پر ہے :۔

"فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول والی اولوا لامر منکم۔"

آیت تو یہ ہے :۔

فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر۔

مگر شیخ الہند کی مذکورہ آیت قرآن حکیم کے تیس پاروں میں کہیں نہ ملے گی ——— اور لطف یہ ہے کہ آخری ٹکڑا نادانستہ نہیں ہے۔ بلکہ اسی "الی اولوا لامر منکم" سے انہوں نے اپنے مطلب کا اثبات کیا ہے ———

دیوبندی شیخ الاسلام حسین احمد مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کی کتاب "الشہاب الثاقب" "کتب خانہ اعزازیہ دیوبند کے صفحہ ۹۷ پر ہے :۔

"دجالِ زمانہ حضرت شمس العلماء العاملین و بدر الفضلاء الکاملین (تا) مولانا الحافظ المولوی اشرف علی تھانوی صاحب پر تہمت لگائی۔"

فاعتبروا یا اُولی الابصار۔

(۳)

وصایا شریف میں فاتحہ کے سلسلے میں ہے :۔

اعزاء سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں ——— دودھ کا برف خانہ ساز اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو۔ مرغ کی بریانی۔ مرغ پلاؤ۔ خواہ بکری کا شامی کباب۔ پراٹھے اور بالائی۔ فیرینی۔ اُرد کی بھریری دال مع ادرک ولوازم۔ گوشت بھری کچوریاں۔ سیب کا پانی۔ انار کا پانی۔ سوڈے کی بوتل۔